سکتا ہے۔ میرے خیال میں تعلیم کا مسئلہ زیادہ تر صوبائی حکومتوں سے وابستہ ہے۔ فرض کیجئے صوبہ سرحد یا بلوچستان اور ان کی دیکھا دیکھی کوئی اور صوبہ جداگانہ نصاب کے اس فیصلہ کو مسترد کر دیتی ہیں تو کیا مرکز اسے جراً ٹھونس کر کتنے خطرات میں ملک کو ڈال سکتی ہے۔ اور اگر صوبائی حکومتیں اسے نافذ کر بھی دیں لیکن جیسا کہ شیعہ حضرات کو اپنے عقائد اور نظریات عزیز ہیں۔ گروہی حمیت انہیں چین سے نہیں بیٹھنے دیتی۔ سنی مسلمانوں کے بچوں اور تعلیمی اداروں کے اہلِ سنت نوجوانوں میں دینی و ملی احساسات کا شعور بیدار ہوا اور ۹۵ فیصد لڑکوں نے اس فیصلہ کو مسترد کرنا چاہا تو ملک کے امن و امان کا کیا بنے گا۔ جبکی ملک کی تعمیرِ نو کے لئے نہایت اشد ضرورت ہے۔

ان خطرات کو دیکھتے ہوئے ملت کے اتحاد اور سالمیت کی خاطر ہماری دردمندانہ گذارش ہے کہ اس فیصلہ پر نظرِ ثانی کر کے ملک کو منافرت افتراق اور خانہ جنگی کے اور راستوں پر نہ ڈالا جائے پہلے سے لسانی، علاقائی اور قومی مسائل کا عفریت ہمیں ہڑپ کر رہا ہے اگر ملت کی شیرازہ بندی کرنے کی بجائے ایسے دیگر مسائل کو ہوا دی گئی تو اسے کسی سوچی سمجھی سازش کی ایک کڑی ہی سمجھا جائے گا۔ اور ملک کے باشندوں میں باہمی اعتماد اور خیرسگالی کی فضا قائم رکھنا مشکل ہو جائے گی۔ خدا اس روزِ بد اور اس کے نتائج سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق
۱۶ اگست ۱۹۷۲ء

مکہ معظمہ میں شیخِ وقت مجاہدِ جلیل عارف باللہ مولانا احمد علی لاہوریؒ مرحوم کے فرزندِ اکبر مولانا حبیب اللہ مہاجر حرمین کا انتقال ہوا، مولانا مرحوم اپنے اولوالعزم والدؒ کی طرح زہد و ورع، فقر و استغناء توکل اور ریاضت کے عجیب مقامات پر فائز تھے۔ درویشی اور متوکلانہ زندگی کے عجیب نمونے اس دورِ پرفتن میں قائم کئے تقریباً ۳۰ سال مشقتوں سے بھری زندگی جوارِ حرمین میں گذاری اور اسی حال میں واصل بحق ہوئے۔ حضرت لاہوریؒ کے خاندان کا یہ گلِ سرسبد اپنے والدِ بزرگوار کی طرح طلبگارانِ راہِ حق کے لئے مشعلِ ہدایت رہے گا۔

اسی ماہ لاہور ہی کے ایک نوجوان صالح حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کا بھی انتقال ہوا۔ یہ اپنے وقت کے جنید شیخِ طریقت و شریعت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری مرحوم بانی جامعہ اشرفیہ کے خلفِ صالح تھے۔ اخلاص محبت اور شرافت کے پیکر۔ اس مرگِ جواں سال پر کونسی آنکھ ہے جو اشکبار نہ ہو۔ دارالعلوم حقانیہ، ادارۂ الحق ہر دو مرحومین کے رفعِ درجات کا متمنی ہے۔ اور غمزدہ خاندان کے افراد سے برابر کا شریک غم۔

(سمیع الحق)